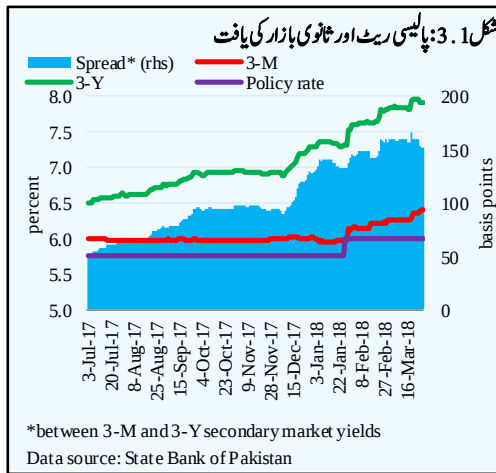


3 مہنگائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ

ملک میں تاریخی پست پالیسی ریٹ پر منبج ہونے والا تیرہ سہ ماہیوں پر محیط زری نرمی کا طویل دور مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اختتام پذیر ہوا۔¹ بازار کے فریق پہلے ہی کچھ عرصے سے زری پالیسی فیصلے میں اضافے کی توقع کرتے رہے تھے جیسا کہ سرکاری وثیقہ جات علاوہ سہ ماہی پیپر کی نیلامی میں ان کی پست شرائط اور ثانوی بازار کی یافت میں تفاوت سے ظاہر تھا (شکل 3.1)۔



زری پالیسی کمیٹی کے حوالے سے، چار کلیدی پیش رفتوں نے جنوری 2018ء کے فیصلے کے لیے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کی ترغیب دی: (i) دسمبر 2017ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں لگ بھگ 5 فیصد کمی؛ (ii) تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتیں؛ (iii) دیگر مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی (بالخصوص فیڈرل ریزرو اور بینک آف انگلینڈ)، نیز پاکستانی روپے کی شرح سود کے تفرق (differentials) پر پڑنے والا اس کا اثر؛ اور (iv) بہت سی صنعتوں میں اپنی بڑھی ہوئی استعداد سے استفادے کے باعث ہونے والی معیشت کی اوورہینگ۔ چنانچہ، مہنگائی اور مجموعی طلب میں متوقع

اضافے کے تناظر میں کمیٹی نے پالیسی ریٹ بڑھا کر 6 فیصد کرنے کے حق میں بھاری اکثریت سے ووٹ دیا۔²

¹ زری نرمی کا آغاز نومبر 2014ء میں ہوا، جب اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کوٹی کر کے اسے 9.5 فیصد کر دیا تھا۔ 5.75 فیصد کے تاریخی پست پالیسی ریٹ کا تعین مئی 2016ء میں کیا گیا تھا۔

² زری پالیسی کمیٹی کے خدشات درست ثابت ہوئے کیونکہ مارچ اور اپریل 2018ء میں قوزی مہنگائی بڑھ کر بالترتیب 5.8 فیصد اور 6.9 فیصد ہو گئی، حالانکہ عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی درست سمت میں گامزن اور سالانہ ہدف کے مطابق تھی۔ قوزی مہنگائی میں اس اضافے کا مکمل جزوی سبب شرح مبادلہ میں دو مرتبہ کمی تھی کیونکہ کئی غیر غذائی اشیا (بالخصوص وہ جن میں برآمدی اجزاء استعمال ہوتے ہیں، جیسے موٹر گاڑیاں) کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئی تھیں۔

جب مارچ 2018ء میں زری پالیسی کمیٹی کا دوبارہ اجلاس ہوا تو پالیسی ریٹ کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ جنوری میں ریٹ کے اضافے نیز حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے دیگر پالیسی اقدامات کے مکمل اثرات کے حصول کی خاطر اُس صورت حال میں مزید وقت دینا مناسب سمجھا گیا۔ گو کہ اب بھی مہنگائی میں اضافے کی پیش گوئیاں تھیں، تاہم قوزی مہنگائی میں اعتدال کی وجہ سے کچھ سہولت ملی، جو مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں اپنی 5.5 فیصد اوسط سے کم ہو کر جنوری تا فروری 2018ء میں 5.2 فیصد ہو گئی۔ مزید برآں، یہ توقع کی جا رہی تھی کہ تجارتی توازن پر دوبار قدر میں کمی کے مجموعی اثرات اگلے چند مہینوں میں پوری طرح ظاہر ہو جائیں گے، کیونکہ شرح مبادلہ میں تبدیلیاں تاخیری اثر اور دور ثانی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔

بین الیمینٹ مارکیٹ کے حوالے سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بینک پالیسی میں متوقع اضافے کو اپنے صارفین کے لیے قرضے کی شرحوں میں پہلے ہی شامل کر چکے تھے۔ بالخصوص، قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود جس میں اکتوبر 2017ء کے بعد سے اضافہ شروع ہوا تھا دسمبر 2017ء تک 16 بی پی ایس کا مجموعی اضافہ ظاہر کر چکی تھی۔ چنانچہ، جب جنوری 2018ء میں پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا، تو بینکوں کی جانب سے رد عمل ظاہر نہ ہوا؛ اس کے برخلاف، فروری اور مارچ 2018ء میں بہ وزن اوسط شرح سود میں (اوسطاً) 10 بی پی ایس کی کمی ہوئی۔ خردہ شرحوں میں یہ نرمی بینکوں کو دستیاب بھرپور سیالیت سے آئی، جس کی وجہ بنیادی طور پر سرکاری وثیقہ جات کی تکمیل عرصیت تھی، جن کا بڑھی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں وہ اجرائے ثانی نہیں چاہتے تھے۔³ کچھ حد تک، اس تیسری سہ ماہی میں امانتوں کی جمع پذیری مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کی نسبت بھی زیادہ تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سیالیت کی اس دستیابی نے شبینہ نرخوں کے اوسط انحراف کو پالیسی ریٹ سے منفی طور پر (یعنی منفی 3 بی پی ایس) بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

چنانچہ، نجی شعبے کے لیے عملاً غیر تغیر پذیر مالکاری لاگت کے باعث تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی توسیع مسلسل جاری رہی۔ درحقیقت، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں نجی قرضوں کی نمو گزشتہ برس کی نسبت دو گنا تھی۔⁴ اگرچہ سہ ماہی کے دوران حجم کے لحاظ سے ٹیکسٹائل کے شعبے میں سب سے زیادہ قرضے لیے گئے، تاہم زیر جائزہ مدت میں معین سرمایہ کاری قرضوں میں نمایاں بحالی آئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے شعبوں - اشیا سازی اور غیر اشیا سازی دونوں میں وہ ہچکچاہٹ نہیں رہی جس نے بظاہر اس سے پہلے کی سہ ماہیوں میں طویل مدتی قرضوں میں معمولی تعطل پیدا کیا تھا۔

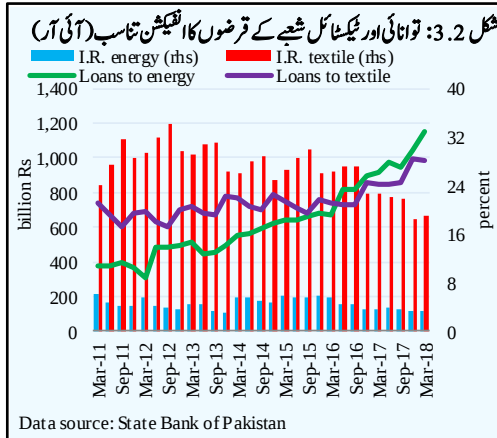
³ بینکوں کی جانب سے حکومت کو قرضوں میں کی بالآخر مرکزی بینک سے تاریخی طور پر بلند ترین سہ ماہی میزانیہ قرض گیری پر منتج ہوئی۔

⁴ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے سے قرضے میں 3.2 فیصد سہ ماہی بہ سہ ماہی اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.6 فیصد تھا۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

شرح سود کے علاوہ، معاشی سرگرمی۔ جس کی عکاسی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے امید افزا اعداد و شمار سے ہوتی ہے۔ کے مستعدی سے جاری رہنے سے قرضوں کی طلب مضبوط رہی۔ مزید برآں، دسمبر 2017ء میں شرح مبادلہ کے رد و بدل سے بعض سہ ماہیوں میں، بالخصوص طویل مدتی معین سرمایہ کاری کرنے والی فرمز کے لیے روپے کی قدر بڑھ جانے کے گمان کو کم کرنے میں ملی ہے۔ مزید یہ کہ، حکومت کی جانب سے فعال فیصلہ سازی سے غیر یقینی کی کیفیت پر قابو پانے میں مدد ملی جس پر اس سے پہلے کچھ کاروباری ادارے انتظار کر رہے تھے کہ حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔

قرض کے ممکنہ معیار میں مسلسل بہتری ایک کلیدی معاونتی عامل تھا جس نے نجی شعبے کی ماکاری ضروریات پوری کرنے میں بینکوں کی حوصلہ افزائی کی۔ واجب الادا قرضوں کی شرح فیصد کے لحاظ سے مجموعی غیر فعال قرضوں میں کمی آئی جو مارچ 2018ء کے اختتام پر 8.3 فیصد ہو گئے جبکہ مارچ 2017ء میں یہ 9.9 فیصد تھے۔ توانائی کے شعبے میں انفیکشن کا تناسب (سرکاری و نجی دونوں شعبوں میں ملا کر 4 فیصد سے کم) خاص طور پر تسلی بخش تھا، جبکہ بینکوں کا اکتشاف سب سے زیادہ بڑھ رہا ہے۔⁵ جیسا کہ شکل 3.2 میں دکھایا گیا ہے، توانائی کے شعبے میں قرض کا معیار سازگار دکھائی دیتا ہے، خاص طور پر جب اس کا موازنہ روایتی طور پر سب سے زیادہ قرض لینے والے شعبے ٹیکسٹائل سے کیا جاتا ہے۔



3.2 بین الینک مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال

مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں سیالیت کی صورت حال خاصی بہتر رہی۔ شبینہ نرخیوں کے پالیسی ریٹ سے انحراف میں کمی، جس کا پہلے بھی ذکر ہوا، کے علاوہ کمرشل بینکوں کی جانب سے معاونت کے حصول میں اسٹیٹ بینک سے رجوع کرنے کی ضرورت میں کمی سے بھی سیالیت کی اطمینان بخش صورت حال کا اظہار ہوتا ہے۔ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں کمرشل بینکوں نے 59.4 ارب روپے قرض لینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی معکوس ریپو سہولت سے چار مواقع پر استفادہ کیا؛ اس کے برخلاف، ایک سال پہلے تیسری سہ ماہی میں آٹھ ایسی مثالیں درج کی گئیں جن کی وجہ سے ان کے قرضے اب سے چار گنا زیادہ (160.8 ارب روپے) ہو گئے تھے۔

⁵ بلاشبہ، ان قرضوں کا ایک بڑا حصہ پیداواری گھنٹا بڑھانے اور نئے پلانٹس کو چلانے کی لاگت میں اضافے کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ توانائی کے شعبے کے قرضوں کے کچھ حصے سے بڑھتے ہوئے گردش قرضے کی وجہ سے ہونے والی سیالیت کی کمی کو پورا کیا گیا۔

سیالیت کی اطمینان بخش صورت حال کا بنیادی سبب جدولی بینکوں کی جانب سے سرکاری وثیقہ جات میں پست سرمایہ کاری تھی۔ اگرچہ تیسری سہ ماہی میں پی آئی بیز اور ٹی بلز کی خاصی تعداد میں تکمیل میعاد ہوئی تاہم سہ ماہی پیپر کے سوا سرکاری نیلامیوں میں جدولی بینکوں کی شرکت کم رہی (سیکشن 3.4)۔⁶ چنانچہ حکومت نے میزانی قرضوں کے لیے اسٹیٹ بینک پر انحصار کیا۔ یہ اس سے پہلے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے انداز سے مختلف تھا، جب میزانی قرضوں کے لیے کمرشل بینکوں نے امداد دی تھی اور حکومت نے اسٹیٹ بینک کا قرض واپس کیا تھا۔ تیسری سہ ماہی کے دوران امانتوں میں معمولی اضافے سے بھی سیالیت کے حوالے سے کچھ حد تک مدد ملی۔⁷

ان پیش رفتوں نے سیالیت کے دباؤ کو مکمل طور پر زائل کر دیا جو بین الیمینٹ منڈی میں زرمبادلہ کی کارروائیوں سے، بالخصوص، دسمبر 2017ء کے شرح مبادلہ کے ردوبدل کے نتیجے میں، پیدا ہو سکتا تھا۔ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ان کارروائیوں میں رقم مالی سال کی پہلی دوسہ ماہیوں سے بڑھ گئی۔ خاص طور پر جنوری 2018ء میں زرمبادلہ کے ادخالات کا حجم مالی سال 18ء کا اس وقت تک کا سب سے بلند ماہانہ ادخال تھا، گو کہ یہ اس کے بعد فروری اور مارچ میں کسی حد تک کم ہو گیا۔

سیالیت کی افراط اور اسٹیٹ بینک کے آپریشنل اہداف کے تناظر میں، مرکزی بینک نے تیسری سہ ماہی میں اپنے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کا باقی ماندہ ذخیرہ بتدریج باہر نکالا۔⁸ بازار زر کے سودوں کے واجبات کی اوسط پوزیشن مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں کم ہو کر 1.1 ٹریلین روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں یہ 1.5 ٹریلین روپے تھی۔⁹ دراصل، مارچ کے اختتام تک بازار زر کے سودوں کے واجبات کی پوزیشن منفی 36 ارب روپے تھی جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ 2 ٹریلین روپے کی بلند تاریخی سطح پر تھی۔ مزید برآں، تیسری سہ ماہی کے دوران ریپو (انجذاب) نمایاں رہے جس سطح پر مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی سے اب تک نہیں دیکھے گئے (شکل 3.3)۔

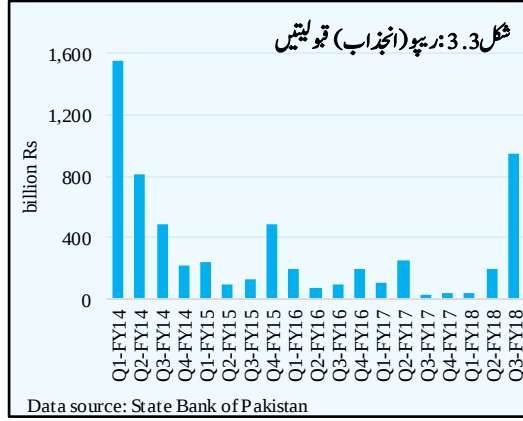
⁶ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں عرصیت کی تکمیل والے حکومتی وثیقہ جات کی مالیت 5.6 ٹریلین روپے تھی جس میں 5.1 ٹریلین روپے ٹی بلز پر اور 526.8 ارب روپے پی آئی بیز (اصل رقم، علاوہ کوپن) پر مشتمل تھے۔

⁷ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں بینکوں کی مجموعی امانتوں میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ 0.3 فیصد بڑھی تھی۔ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 4.8 فیصد امانتیں جمع کی گئیں جو جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کی 6.4 فیصد نمو کے مقابلے میں کم ہیں۔

⁸ اسٹیٹ بینک کا آپریشنل ہدف ہے کہ ہفتہ وار بہ وزن اوسط شبیہ ریپو ریٹ کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھا جائے۔

⁹ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں بازار زر کے سودوں کے ادخالات کے واجبات کی اوسط سطح 961 ارب روپے تھی۔ تاہم، اس موقع پر مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی بہتر رہی، بالخصوص جب گزشتہ سہ ماہی میں ہی واجب الادا اسٹاک 2 ٹریلین روپے کی بلند تاریخی حد کو چھو چکا تھا۔

3.3 زری مجموعے



اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں زرو وسیع کی نمونیت رہی تاہم تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں اضافہ ہو گیا (جدول 3.1)۔ اس کا سبب بینکاری نظام میں خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں اضافہ تھاجس کی تحریک گزشتہ برس کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بلند میزانیہ قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے سے ملی۔

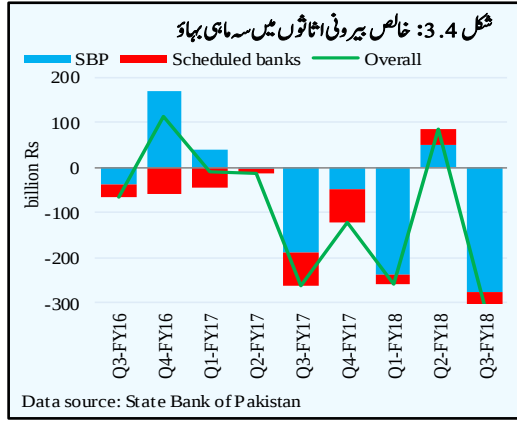
جدول 3.1: زری مجموعے				
رقوم ادب روپے میں				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 17ء	م 18ء	م 17ء	م 18ء	
110.2	366.0	756.1	702.4	زرو وسیع (ایم نو)
-264.2	-308.6	-284.8	-483.1	خالص بیرونی اثاثے
-189.7	-277.8	-155.2	-464.3	بینک دولت پاکستان
-74.5	-30.8	-129.7	-18.7	جدولی بینک
374.4	674.7	1,040.9	1,185.5	خالص ملکی اثاثے
287.6	481.8	694.7	813.5	میزانی قرض گیری ☆
-100.5	2,162.5	792.2	2,159.9	بینک دولت پاکستان
388.0	-1,680.8	-97.5	-1,346.3	جدولی بینک
77.9	177.4	438.6	473.7	نجی شعبے کو قرضہ
114.0	107.6	197.0	173.6	سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ
-55.1	-43.9	-137.9	-58.4	اجتاسی کارروائیاں
50.3	181.6	314.3	198.4	زربنیاد
337.2	-1,714.7	-432.1	-1,573.5	دیگر اجزا (خالص) - بینک دولت پاکستان
298.7	-1,628.5	-408.4	-1,516.4	ریپورس ریپو
☆ نقد بنیادوں پر				
ماخذ: اعداد و شمار: بینک دولت پاکستان				

☆ نقد بنیادوں پر

ماخذ: اندر و شمار: بینک دولت پاکستان

اسی مدت میں بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے (این ایف اے) کم ہو گئے۔ مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی کی مختصر وقتی بہتری، جب اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں قلیل بحالی درج ہوئی تھی، کے بعد تیسری سہ ماہی میں یہ اظہار یہ

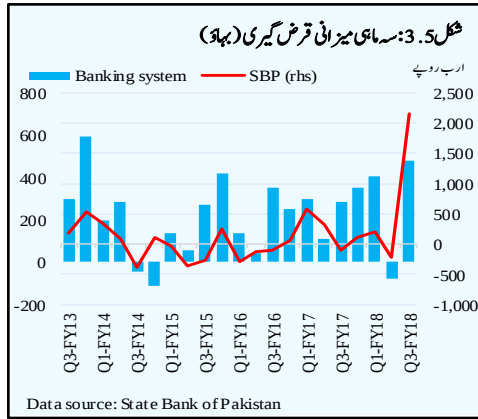
روپہ زوال ہو گیا (شکل 3.4)۔ اس کا سبب یہ تھا کہ گذشتہ سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں مثبت بہاؤ کسی مستقل رجحان میں تبدیلی کے بجائے ایک بارگی پیش رفت (یعنی بین الاقوامی بازار زر میں یوروبانڈ اور سکوک کا اجرا) کا مرہون منت تھا۔



جہاں تک زر بنیاد کا تعلق ہے، تیسری سہ ماہی کے دوران اس کی نمو میں اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک سے بلند میزانیہ قرض گیری تھی۔¹⁰ تاہم، زر بنیاد کی نمو مرکزی بینک کی میزانیہ قرض گیری کی سطح کی نسبت کہیں زیادہ تھی جو بازار زر کے سودوں کے ادخالات کے واجبات کے اخراج سے جزو اڑا نکل نہیں ہوئی (جدول 3.1)۔ زر بنیاد کے خاصے محدود اضافے میں اسٹیٹ بینک کے زوال پذیر خالص بیرونی اثاثوں نے کچھ حد تک حصہ لیا۔

3.4 میزانیہ قرض گیری

بینکاری نظام سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری کو مالیاتی پیش رفتوں سے تحریک ملی۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ نسبتاً محدود تھا، اور بھاری بیرونی مالکاری بھی دوسری سہ ماہی میں دستیاب تھی؛ چنانچہ، ششماہی کے دوران بینکاری نظام سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری گذشتہ برس کے مقابلے میں بحیثیت مجموعی پست تھی۔ تاہم، جیسے ہی تیسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارے رونما ہوئے اور یورو



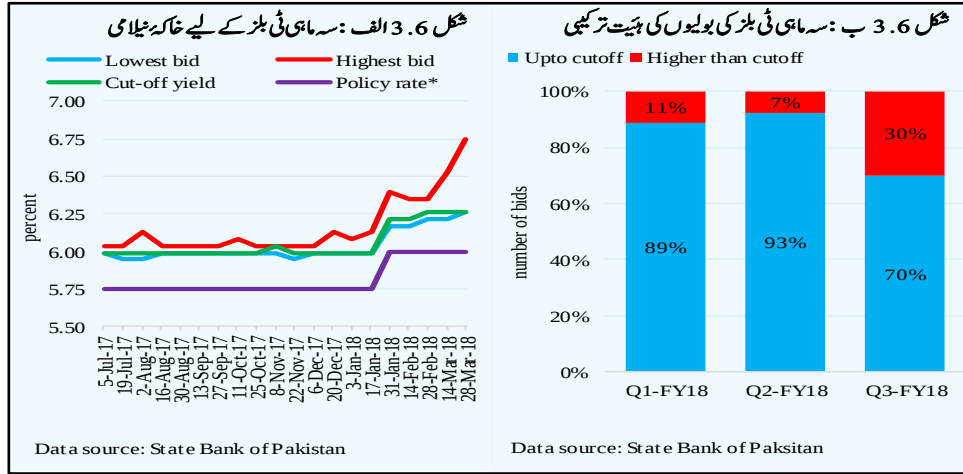
بانڈ اور سکوک کے اجرا سے فراہم کردہ بفر بھی کم ہو گیا تو حکومت نے اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے تیزی سے بینکاری نظام سے استفادہ کیا۔ مزید برآں، مالکاری فراہم کرنے کا بوجھ اسٹیٹ بینک پر آ گیا (شکل 3.5)۔ اس تیسری سہ ماہی میں مرکزی بینک نے حکومت کو تقریباً 2.2 ٹریلین روپے قرضہ دیا۔ نہ صرف یہ اب تک اسٹیٹ بینک سے قرض لی جانے والی بلند ترین سہ ماہی رقم ہے بلکہ مرکزی بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد، جو ایس بی پی ایکٹ میں درج ہے، وہ بھی پوری نہیں ہوئی۔

¹⁰ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران زر بنیاد میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اس میں 1.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر حکومت کے بہت زیادہ انحصار کی وجہ سرکاری وثیقہ جات کی نیلامیوں میں جدولی بینکوں کی کم شمولیت کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ مارچ 2018ء کی پی آئی بی نیلامی لگاتار آٹھویں نیلامی تھی جو جدولی بینکوں کی کم شمولیت کی وجہ سے ختم کر دی گئی۔ مزید برآں، 6 اور 12 ماہی ٹی بلز میں عدم دلچسپی جو گذشتہ سہ ماہیوں میں نمایاں تھی مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی، جب زیادہ تر نیلامیوں میں ان مدتوں کے لیے یا تو کوئی بولی ہی نہیں لگائی گئی یا، پیش کیے گئے بلنڈریٹس کی وجہ سے لگائی گئی بولیاں مسترد کر دی گئیں۔

3 ماہی ٹی بلز کی پیش کشوں اور قبولیت کے نمونے نے بھی ایک واضح تصویر پیش کی (جدول 3.2)۔ منہا عرصیت کی خالص پیش کشوں اور 3 ماہی مدت کی قبولیتوں کے مابین فرق، جو دوسری سہ ماہی میں خاصا بڑھ گیا تھا، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں ایک ٹریلین روپے کے قریب رہا۔ خاص طور پر، تیسری سہ ماہی کے دوران، قلیل ترین مدت کے بلز کے حوالے سے نیلامی کی بلند شرح نے نسبتاً پست قبولیت کو تحریک دی (شکل 3.6)۔

جدول 3.2: 3 ماہی ٹی بلز کی نیلامی میں مدت کے لحاظ سے قبولیت* (مجموعی)								
ارب روپے میں								
3 ماہی			6 ماہی			12 ماہی		
عرصیت	پیشکش کردہ	قبول کردہ	عرصیت	پیشکش کردہ	قبول کردہ	عرصیت	پیشکش کردہ	قبول کردہ
سہ ماہی 17ء	267.1	814.5	410.5	400.6	1,378.4	510.3	873.1	490.1
سہ ماہی 27ء	389.7	1,086.2	827.1	441.2	497.2	227.5	127.3	56.3
سہ ماہی 37ء	841.7	1,748.7	1,203.8	863.4	1,972.1	817.1	599.0	369.6
سہ ماہی 47ء	1,189.2	1,479.9	1,383.2	216.1	698.2	266.7	76.4	20.6
سہ ماہی 18ء	1,800.4	3,501.6	3,463.1	1,391.0	942.8	490.1	66.8	47.7
سہ ماہی 28ء	3,045.9	4,284.7	3,298.4	502.7	296.8	56.3	5.0	0.0
سہ ماہی 38ء	3,794.1	5,311.0	4,214.7	895.5	80.3	369.6	5.3	0.0
*پیشکش کردہ، کالم صرف مسابقتی بولیوں پر مشتمل ہیں۔ 'قبول کردہ' کے کالم میں تمام قبول کردہ رقوم شامل ہیں								
**291.8 ارب روپے کی مسابقتی اور 11.1 ارب روپے کی غیر مسابقتی بولیوں پر مشتمل								
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان								



جدول 3.3: اجناس کی کارروائیاں

رقم ارب روپے میں

تیسری سہ ماہی	مئی 18ء	مئی 17ء	جولائی تا دسمبر	مئی 18ء
گندم	-56.52	-44.28	-134.33	-55.43
شکر	0.78	0.30	4.25	-1.82
کھاد	0.60	0.08	-5.99	-1.40
کپاس	0.02	1.05	-1.88	0.06
چاول	0.02	0.02	0.06	0.15
ٹکلی	-55.11	-43.86	-137.90	-58.44

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اجناس کی کارروائیاں

مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اجناس کی کارروائی کے ضمن میں قرضوں کی واپسی میں کمی دیکھی گئی (جدول 3.3)۔ اس کی بنیادی وجہ گندم کی فصل میں پیش رفتیں تھیں، جو اجناس کی کارروائیوں کے تحت مجموعی قرض گاری کا تقریباً 80 فیصد ہے۔

اس کے برعکس، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں پچھلے برس کی اسی مدت کی نسبت چینی اور کھاد کے قرضوں میں معتدل اضافہ دکھائی دیا۔ یہ معمولی اضافہ زیادہ تر زیر التوا زر اعانت اور اس سے پہلے اجناس کی خریداری کے ضمن میں لیے گئے واجب الادا قرضوں کی کارروائی لاگت کے حوالے سے تھا۔ چینی کے حوالے سے، مقامی رسد کنندگان نے بنیادی طور پر ادائیگی کی شرائط پر اختلافات کی وجہ سے جنوری 2018ء میں ٹی سی پی کے جاری کردہ ایک ٹینڈر میں شرکت کے لیے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

3.5 سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضہ

حالانکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے میں سال بسال بنیادوں پر سست روی آئی، لیکن اس کا ذیلی جزو، قرضے گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زائد تھے (جدول 3.4)۔ توانائی سے متعلق سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (جیسے پی ایس او، پاور ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، پی ایچ پی ایل، واپڈا) اس جُز میں غالب رہے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

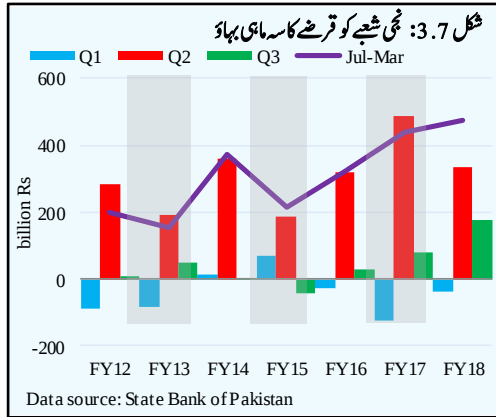
جدول 3.4: سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ				
رقوم ارب روپے میں				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م س 17ء	م س 18ء	م س 17ء	م س 18ء	
114.0	107.6	197.0	173.6	قرضہ
76.1	110.4	111.5	212.3	ادھار
				جس میں
51.6	115.7	70.9	166.6	توانائی سے متعلق سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے
37.9	-2.8	85.5	-38.7	سرمایہ کاری

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

تیسری سہ ماہی کے دوران، واپڈا نے پنجاب اور خیبر پختونخوا حکومتوں کو خالص ہائیڈل نفع کے 150 ارب روپے کے واجبات کی چھتائی کی۔ جس کے ایک حصہ کی مالکاری کمرشل بینکوں کے قرضے سے کی گئی۔ حکومت نے آئی پی پیز اور پی ایس او کے واجبات کی چھتائی کے لیے پاور ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ سے بھی رقوم جمع کیں۔ اسی دوران، مالی سال 18ء کی تیسری سہ

ماہی میں، بالخصوص گردش قرضے کے تصفیے کے ضمن میں حاصل ہونے والی رقوم کی بنا پر پی ایس او کے واجب الوصول واجبات 313 ارب روپے سے کم ہو کر 304 ارب روپے تک ہو گئے۔¹¹

3.6 نجی شعبے کا قرضہ



تیسری سہ ماہی میں معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ ہوا، جو جولائی تا مارچ کے دوران نجی شعبے کے قرضے کے مجموعی بہاؤ کو گزشتہ برس کی سطح سے اوپر لے جانے میں معاون بنا (شکل 3.7)۔ خاص طور پر، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معین سرمایہ کاری کا 77.2 ارب روپے کا بہاؤ رواں مالی سال کا سب سے بلند سہ ماہی بہاؤ تھا۔¹² مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں معین سرمایہ کاری قرض گاری 12 سال کی بلند ترین سطح پر تھی۔

¹¹ اس سے قطع نظر پی ایس او کے مالی مسائل اب بھی تشویش کا باعث ہیں اور یہ کمپنی کے لیے بے حد ضروری ہے کہ وہ فرنس آئل اور ایل این جی سے متعلق ادائیگیوں کے مؤثر انتظام کے لیے اثاثوں اور واجبات دونوں ہی کے حوالے سے اہم فریقوں سے گفت و شنید کریں۔

¹² مالی سال 18ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں میں بالترتیب 56.7 ارب روپے اور 41.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

ٹیکسٹائل گروپ وہ واحد سب سے بڑا گروپ تھا جس نے اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں سے استفادہ کرتے ہوئے جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران طویل مدتی قرضے لیے۔¹³ یہ پیش رفت شعبے کی بہتر کارکردگی سے ہم آہنگ تھی، کیونکہ برآمدی اداروں نے بالخصوص حکومت کے برآمدی پیکیج سے استفادہ جاری رکھا، اس کے ساتھ ساتھ بڑی منڈیوں، جیسے یورپ، میں بحالی آئی، جہاں جی ایس پی پلس اسکیم کے ذریعے پاکستان کو سازگار رسائی حاصل ہے۔¹⁴

جدول 3.5: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو جولائی تا مارچ میں قرضوں کا اجرا (بہاؤ ارب روپے میں)					
مجموعی قرضے		جاری سرمایہ *		معیّن سرمایہ کاری	
م 17ء	م 18ء	م 17ء	م 18ء	م 17ء	م 18ء
382.2	417.7	221.3	242.0	160.9	175.7
259.7	244.1	161.9	158.3	97.8	85.8
87.0	124.2	60.8	89.8	26.2	34.3
11.7	35.9	2.9	12.5	8.7	23.4
9.4	31.1	8.4	30.3	1.0	0.8
6.5	28.2	5.0	25.6	1.5	2.6
101.1	25.2	85.5	15.1	15.5	10.1
-4.5	16.4	-5.0	14.4	0.5	2.0
0.5	13.9	-0.6	14.9	1.1	-1.0
0.6	12.9	0.1	9.1	0.5	3.7
0.8	12.1	-1.3	9.8	2.2	2.2
6.2	10.1	4.8	5.7	1.3	4.4
-14.7	-69.2	-25.6	-56.1	10.9	-13.1
44.9	66.1	24.1	43.0	20.9	23.1
46.1	60.8	24.4	44.4	21.7	16.4
0.7	5.2	1.6	-1.3	-0.9	6.6
20.1	38.5	20.3	24.9	-0.3	13.6
7.6	24.3	1.2	9.5	6.4	14.8
-0.3	19.5	-9.1	-3.5	8.8	22.9
22.4	13.6	6.6	7.7	15.8	5.8
• بشمول تجارتی مالکاری					
ذرائع کاخذ: بینک دولت پاکستان					

ٹیکسٹائل کے علاوہ، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران سینٹ کے شعبے نے بھی قابل ذکر معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے۔ دراصل، اس شعبے کا معین سرمایہ کاری قرضہ صرف تیسری سہ ماہی میں ہی بڑھ کر 16.9 ارب روپے ہو گیا، اسی دوران رپورٹس کے

¹³ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے تقریباً 75 فیصد معین سرمایہ کاری قرضے اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری سہولت کے ذریعے حاصل کیے گئے۔ اس کے علاوہ اس شعبے کے جاری سرمائے کے بہاؤ کی ایک تہائی کی مالکاری بھی برآمدی مالکاری اسکیم کے ذریعے کی گئی۔

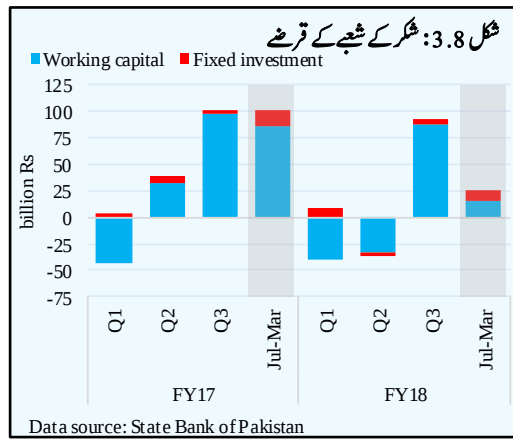
¹⁴ شعبہ ٹیکسٹائل کے قرضوں کی مزید تفصیل کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 18ء سے رجوع کیجیے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء

مطابق کچھ کلیدی کاروباری ادارے استعداد کی توسیع کی طرف متوجہ رہے۔ ملک کے اندر سیمنٹ کے تھیلوں کی ترسیل میں تیزی سے اضافہ ہوا جو جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران تقریباً 17.9 فیصد سے بڑھ کر 31.3 ملین ٹن ہو گئے۔

اسی دوران، توانائی کے شعبے کی معین سرمایہ کاری کی ضرورت بھی مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کی نسبتاً معتدل کمی کے بعد تیسری سہ ماہی میں بحال ہوئی۔¹⁵ اس میں یہ مالکاریاں شامل تھیں: سندھ میں سرکاری و نجی شراکت کے طریقے سے لگایا جانے والا گیس پاور پلانٹ؛ حب میں کونسلے سے چلنے والا اسی بیک کا پاور پراجیکٹ؛ اور دو ٹیکسٹائل اداروں کی جانب سے جھمپیر میں ہوائی توانائی کے پراجیکٹ۔

جاری سرمائے کے قرضوں کے لحاظ سے، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران پھر ٹیکسٹائل کے شعبے نے سب سے زیادہ یہ قرضے لیے، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ تھے۔ بڑھتے ہوئے برآمدی حجم اور کپاس کی خریداری میں اضافے کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جس نے قلیل مدتی قرضوں کی ضرورت میں اضافہ کیا، حالانکہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کپاس کی ملکی قیمتیں نرم رہیں۔¹⁶ دیگر شعبے جنہوں نے جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران قابل ذکر مقدار میں جاری سرمائے کے قرضے لیے، ان میں شامل ہیں: (i) توانائی کا شعبہ، جس میں شروع ہونے والے پراجیکٹس نے فیول کی خریداری کے لیے مالکاری کی ضروریات میں اضافہ کیا؛ (ii) چاول کی پراسیسنگ، جس نے برآمدات میں دوہندسی نمو ظاہر کی۔



بہر کیف، صرف تیسری سہ ماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کے استعمال میں چینی کے شعبے کو سبقت حاصل رہی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس برس بالخصوص مالی سال 18ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں، گنے کی کچل کاری کے موسم کے آغاز میں تاخیر متعلقہ قرضوں کے بہاؤ میں رکاوٹ کی بنیادی وجہ ہے (شکل 3.8)۔ گرچہ عموماً نومبر میں کچل کاری شروع ہو جاتی ہے لیکن اس برس اکثر ملوں نے کچل کاری میں 15 سے 30 دن کی تاخیر کی۔ چنانچہ ممکن ہے کہ قرض گیری کا یہ چکر چوتھی سہ ماہی میں بھی داخل ہو جائے،

¹⁵ بجلی کے شعبے نے مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 25.3 ارب روپے کے طویل مدتی قرضے لیے جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.9 ارب روپے کا قرض واپس کیا گیا تھا۔

¹⁶ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں کپاس کی تھوک قیمت میں 5.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں یہ 24.3 فیصد بڑھی تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

اس طرح کہ شکر کے شعبے کو قرضوں کا پورے سال کا بہاؤ سال کے آخر تک معمول پر آجائے گا۔ چونکہ اس موسم میں گنے کی ریکارڈ پیداوار ہوئی لہذا اس شعبے کی جانب سے گزشتہ برس کے مقابلے میں اس برس جاری سرمائے کی قرض گیری میں بہت زیادہ کمی کا امکان نہیں ہے۔

اس کے برخلاف، کھاد کے شعبے میں قرض گیری کی سرگرمی میں کوئی بحالی نہیں آئی، نہ ہی طویل یا قلیل مدتی قرضوں میں اور نہ ہی مالی سال 18ء کی ان تینوں سہ ماہیوں میں سے کسی ایک میں بھی۔ اس کے پس منظر میں پیداوار میں جاری کمی تھی جو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی تک پھیل گئی کیونکہ سستی خام گیس کی عدم دستیابی کی وجہ سے کئی چھوٹے پلانٹ بند رہے۔¹⁷

جدول 3.6: جولائی تا مارچ میں صارفی مالکاری بہاؤ ارب روپے میں		
م 18ء	م 17ء	م 17ء
57.2	50.1	م 18ء
34.6	26.2	کار مالکاری
15.1	8.2	ہاؤس بلڈنگ
4.7	3.0	کریڈٹ کارڈز
1.0	0.8	پائیدار صارفی اثاثا
1.8	11.9	ذاتی قرضے
ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان		

صارفی مالکاری

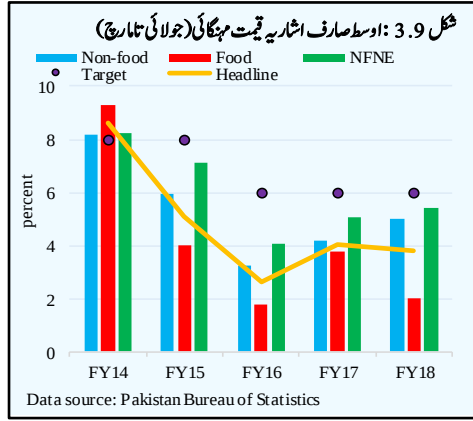
صارفی مالکاری میں نمو کی رفتار جاری رہی اور جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں اس میں 57.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 50.1 ارب روپے تھا۔ یہ گزشتہ 12 سال میں جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران قرضوں کا بلند ترین بہاؤ ہے جس کی وجہ بنیادی طور پر کار اور مکانات کی مالکاری تھی (جدول 3.6)۔

بہر کیف، یہ بات قابل غور ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران تقریباً 70 فیصد کار اور مکانات کی مالکاری کے واجب الادا قرضوں میں محض آٹھ بینکوں کا حصہ ہے۔ کریڈٹ کارڈ کا جز اور بھی زیادہ مرکوز ہے جہاں منڈی کا تقریباً 78 فیصد حصہ صرف 5 بینکوں کے پاس ہے۔ چونکہ حالیہ برسوں میں فی کس آمدنی میں اضافہ ہوا ہے لہذا بینک متنوع مصنوعات پیش کر کے اس خاصے بڑے جز، جس کے امکانات کو ابھی پوری طرح استعمال نہیں کیا گیا، سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

3.7 مہنگائی

اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور مضبوط ملکی طلب نے جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران ملکی قیمتوں کے رجحان کے تعین میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ بات بالخصوص غیر غذائی مہنگائی پر صادق آتی ہے، جس میں ایک فیصدی درجے کا سال بسال اضافہ ہوا؛ تاہم، غذائی مہنگائی میں کمی سے اس کا اثر زائل ہو گیا (شکل 3.9)۔ بحیثیت مجموعی، عمومی مہنگائی گزشتہ برس کے مقابلے میں پست رہی۔

¹⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں چھوٹے کھاد ساز پیداواری گنپائش کا صرف 9 فیصد حاصل کر سکے جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران 69 فیصد استفادہ سے استفادہ کیا گیا تھا۔ اس کے برخلاف، دونوں مدتوں میں بڑے کھاد سازوں نے استفادہ سے 100 فیصد استفادہ کیا تھا۔



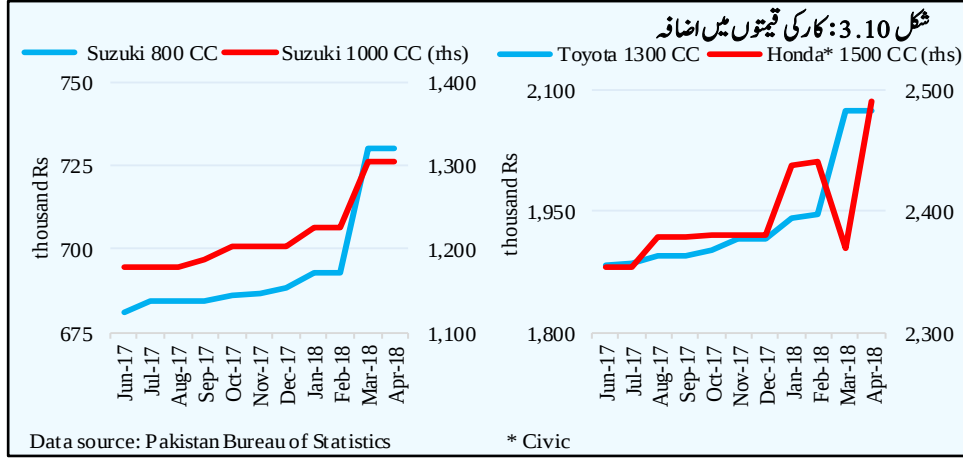
جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران جن اجناس میں پست مہنگائی دیکھی گئی وہ یہ تھیں (الف) سگریٹ؛ (ب) تازہ سبزیاں؛ (ج) شکر؛ اور (د) دالیں (جدول 3.7)۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں ان اشیاء سے متعلق پیش رفتوں کا آغاز ہوا، لیکن تیسری سہ ماہی کے آخر تک صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پست رہی۔ ان میں یہ شامل ہیں: (الف) ریگولیٹری ڈیوٹی کی ساخت میں تبدیلی کی وجہ سے سگریٹ کی قیمتوں میں کمی؛ (ب) مالی سال 18ء میں رسد کی آسانی کی وجہ سے تازہ سبزی کی قیمتوں کا معمول پر آنا؛ (ج) شکر اور دالوں کی ملک میں وافر رسد۔

جدول 3.7: جولائی تا مارچ کے دوران اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور حصہ				
حصہ		عمو		وزن
م 18ء	م 17ء	م 18ء	م 17ء	
3.8	4.0	3.8	4.0	100
0.8	1.6	2.0	3.8	37.5
-0.4	0.3	-17.8	15.1	1.4
-0.1	0.3	-3.0	17.9	1.7
-0.2	0.1	-18.2	8.3	1.0
-0.3	0.2	-17.9	11.9	1.1
0.4	-0.3	90.2	-38.1	0.5
0.3	0.1	7.4	2.0	3.8
0.2	0.0	14.3	-0.6	1.6
0.3	0.3	3.9	3.8	6.7
3.0	2.4	5.0	4.2	62.5
1.2	1.2	6.4	6.4	21.8
0.5	0.4	12.1	10.3	3.9
0.3	0.4	4.1	4.3	7.6
0.2	-0.1	10.4	-5.7	3.0

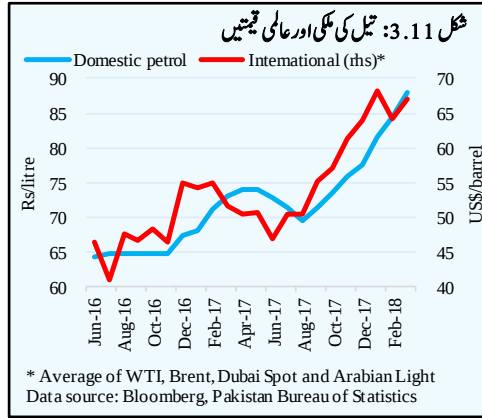
ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران کار کی درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹی اور پاکستانی روپے کے مقابلے میں جاپانی ین کی بڑھتی ہوئی قدر نے صارف اشاریہ قیمت کی باسکٹ میں کار کی قیمتوں پر نمایاں اثر مرتب کیا۔¹⁸ کار ساز اداروں نے بہت سی کاروں کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جو صارف اشاریہ قیمت کا حصہ ہیں اور درآمدات سے متعلق اجزاء کی حامل ہیں (شکل 3.10)۔ نتیجتاً، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں موٹر گاڑیوں کے اشاریہ میں 5.7 فیصد کا اضافہ ہو گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.3 فیصد تھا۔

¹⁸ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران جاپانی ین کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 13.5 فیصد کمی ہوئی۔



تیل کی عالمی قیمتوں میں تبدیلی کی ملکی پیٹرولیم مصنوعات کو منتقلی



طلب اور رسد سے متعلق عوامل کی وجہ سے تیل کی عالمی قیمتوں میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔¹⁹ نتیجتاً، تیل کی ملکی قیمتوں کو عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران حکومت نے ان میں متعدد بار اضافہ کیا (شکل 3.11)۔ مجموعی طور پر، پیٹرولیم کی قیمتیں صارف اشاریہ قیمت میں (اگست 2017ء میں) درج کی گئی گنتی پست ترین سطح سے بڑھ کر 26.7 فیصد کی نمو سے 88.1 روپے فی لٹر ہو گئیں۔²⁰ اس کے نتیجے میں، گزشتہ تین برسوں کی اسی نو

مہینے کی مدت میں ہونے والی لگاتار کمی کے بعد جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران موٹر فیول کے اشاریے میں 10.4 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ اس اضافے کا اثر ٹرانسپورٹ خدمات پر بھی پڑنا شروع ہو گیا کیونکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کے اشاریے میں 1.3 فیصد کا اضافہ ہو گیا جبکہ مالی سال 15ء اور مالی سال 17ء کی اسی مدت میں کمی ہوئی تھی۔

¹⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں ڈبلیو ٹی آئی، بریٹ، دبئی اسپٹ، اور سعودی عربین لائٹ کی اوسط قیمتوں میں 43.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے، باب 5۔
²⁰ ڈیزل کی قیمتوں میں بھی رد و بدل کیا گیا اور اسی مدت میں ان میں 27 فیصد سے کچھ زائد اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلے میں، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں (ڈبلیو ٹی آئی، بریٹ، دبئی اسپٹ، اور سعودی عربین لائٹ کی اوسط) میں حالیہ کمی کے بعد ان کی قیمتوں میں 43 فیصد اضافہ ہوا۔

وافر رسد کے باوجود چاول کی قیمتوں میں اضافہ مالی سال 18ء کے آغاز ہی سے چاول کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اول، جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران، مالی سال 17ء کی اسی مدت کے مقابلے میں، چاول کی برآمدات کے حجم میں 16.8 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ دوم، وسط دسمبر 2018ء کی شرح مبادلہ میں کمی کی وجہ سے پاکستانی چاول کی غیر ملکی طلب میں اضافہ ہو گیا۔ مزید برآں، بیرونی طلب میں یہ اضافہ چاول کی قیمتوں میں مزید اضافے کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ریگولیٹری ڈیوٹی نے صارف اشاریہ قیمت کی بہت سی اشیاء کو متاثر کیا سگریٹ کی ریگولیٹری ڈیوٹی کی ساخت میں تبدیلی سے مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں سگریٹ کی قیمتوں میں غیر ارادی اور اچانک کمی آگئی۔²¹ تیسری سہ ماہی میں چھالیہ کی قیمتوں پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا براہ راست اثر پڑا؛ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں ان کی قیمتیں پانچ گنا بڑھ گئیں۔²² ایسا تین وجوہ سے ہوا، جن میں سے ایک ایف بی آر کا فیصلہ تھا جس کے مطابق چھالیہ کی درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں 25 سے 55 فیصد اضافہ تھا۔²³ دوم، کسٹم حکام کی جانب سے چھالیہ کی غیر قانونی اور بناطبی سرٹیفیکیٹ درآمد کو ناکام بنا دیا گیا۔²⁴ سوم، ملک کے کچھ حصوں میں چھالیہ کی فروخت کے خلاف کارروائی ہوئی۔²⁵

مزید برآں، اکتوبر 2017ء میں ملکی کی قیمتوں پر عائد کی گئی 30 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کے بالواسطہ اثرات مرغی کے گوشت کی قیمتوں پر پڑے۔ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن کے مطابق، ملکی مرغیوں کے دانے کا کلیدی جز ہے جو 60 فیصد پر مشتمل ہوتا ہے۔ چونکہ ملکی کی ملکی پیداوار بھی پست رہی، اس لیے تنظیم کے مطابق ملکی پر ریگولیٹری ڈیوٹی سے مرغیانوں کے لیے خام لاگوں میں نمایاں اضافہ ہو گیا۔ اسی دوران، ان پیش رفتوں کی وجہ سے مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں مرغی کی قیمتوں میں 18.4 فیصد ہو گیا؛ جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء، مالی سال 16ء اور مالی 17ء کے دوران یہ پست رہی تھیں۔

²¹ سگریٹ کی قیمتوں پر ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں تبدیلی کیسے اثر انداز ہوئی، اس کے تفصیلی تجزیے کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی پبلیک سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17-18ء سے رجوع کیجیے۔

²² صارف اشاریہ قیمت میں چھالیہ کا وزن غیر اہم (0.02 فیصد) ہے، لہذا قیمتوں میں تیزی سے اتنا اضافہ اجاگر کرنا ضروری ہے۔

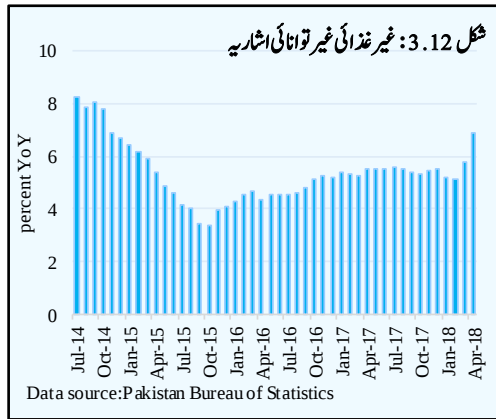
²³ ہڈریہ ایس آر او (D) 1035 / 2017ء۔

²⁴ بہت سی غذائی اشیاء کی درآمدات کے لیے وزارت کامرس کو درآمدات کے مصدقہ اجازت نامے کے ساتھ ساتھ نباتاتی صحت کا سرٹیفیکیٹ بھی درکار ہوتا ہے (وزارت تجارت ایس آر او 1076)۔

²⁵ مثال کے طور پر، پنجاب فوڈ اتھارٹی نے خوردہ فروشوں اور تھوک فروشوں کو ان کے خلاف قانونی کارروائی سے پہلے چھالیہ کی فروخت روکنے اور اپنے متعلقہ کاروبار کو 30 اپریل 2018ء تک بند کرنے کا الٹی میٹم دیا تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مزید یہ کہ، مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں گوشت کی برآمدی مقدار میں 3.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں اس میں 29.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ چنانچہ، ملکی منڈی میں اس کی نسبتاً کم رسد کسی حد تک گوشت کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ ہو سکتی ہے، جو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں زیادہ تھیں، جبکہ اس سے پہلے مالی سال 14ء تک گوشت کی قیمت کم تھی۔²⁶ خاص طور پر، مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں گائے اور بکرے کے گوشت کی قیمتوں میں دو گنا نمو ہوئی۔



قوزی مہنگائی بڑھ گئی

غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم سال بسال نمود کھائی دی (شکل 3.12)۔ یہ جنوری اور فروری 2018ء میں بھی معتدل تھی، کیونکہ: (الف) مکانوں کے کرائے کے اشاریے میں مالی سال 10ء سے 2018ء کے پہلے دو مہینوں میں پست ترین سال بسال نمود رہی، اور (ب) اسی مدت میں صحت کے اشاریے میں یک ہندسی (5 فیصد سے کم) نمو تھی جبکہ 2017ء کے دوران 12 فیصد کی اوسط سال بسال نمود رہی۔²⁷

تاہم، مارچ اور اپریل 2018ء کے دوران، قوزی مہنگائی کے اجزاء کی غالب اکثریت میں قیمتوں کی تیز تر نمو کی وجہ سے یہ مہنگائی 36 مہینوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔²⁹ دو نکات قابل ذکر ہیں۔ پہلا، مارچ 2018ء کے دوران تعلیم کے اشاریے میں 17.6 فیصد کی سال بسال نمو ظاہر ہوئی جو صارف اشاریہ قیمت کی نئی اساس کے بعد سے اب تک بلند ترین ہے؛ اشاریے میں اکثر اشیا کی وجہ سے جن میں دو ہندسی نمو دکھائی دی۔³⁰ دوم، دسمبر 2017ء اور مارچ 2018ء میں شرح مبادلہ میں دو بار روپے کی قدر میں کمی سے درآمدی اشیا کی بلند لاگت صارف اشاریہ قیمت کی غیر غذائی اشیا پر وسیع البینا اثرات پڑے۔

²⁶ گوشت (بکر اور گائے) اور مرغی کا صارف اشاریہ قیمت میں مشترکہ حصہ 3.8 فیصد ہے۔

²⁷ اشاریہ کرایہ مکان 40 فیصد حصے کے ساتھ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا سب سے وزنی جز ہے۔

²⁸ جنوری تا اپریل مالی سال 18ء کے دوران صحت کے اشاریے میں 8.7 فیصد کی سال بسال اوسط نمو ہوئی جبکہ ایک سال پہلے کی اسی مدت میں 9.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

²⁹ صارف اشاریہ قیمت میں کپڑے، جوتے، تعمیرات سے متعلق اشیا، موٹر گاڑیاں اور ان کا سامان، میکانیکی خدمات اور تعلیم شامل ہیں۔

³⁰ ان اجزاء میں سرکاری شعبے (25 فیصد کا اوسط اضافہ) اور نجی شعبے (اوسط 15 فیصد اضافہ) دونوں کے تعلیمی اداروں کی جانب سے عائد کردہ فیس شامل ہے۔